www.novelsclubb.com
عفریت
NC arts
novelsclubb
novelsclubb
03257121842
read with laiba
از قلم رافیعل ایمان

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عفریت

از قلم

رافیعل ایمان

www.novelsclubb.com

یہ کہانی ایک ایسے نوجوان کی ہے جو رات کی تاریکی میں ان دیکھی طاقتوں کے وجود پر قابو پانے کی کوشش میں سنسان راہوں پر قدم رکھتا ہے۔بسیرا کیے ان غیبی مخلوق پر اپنا اختیار ثابت کرنے کا یہ سفر آخر۔۔۔اس کا انجام کس عروج تک جا ۔پہنچے گا؟؟؟ دیکھتے ہیں

اپنے قلم کی طاقت سے پسِ پردہ پڑی تاریک مخلوق اور اسے میں رافیعل ایمان جڑے کچھ خوفناک مناظر پر بات کروں گی۔ایک لکھاری کی حیثیت سے میں اپنی ذمہ داری کا یہ حصہ سمجھتی ہوں کہ ہر موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار ایک لازم جز ہے۔اس کہانی کو تحریر کرتے ہوئے میرے قلم کے ساتھ ساتھ میری سوچ نے بھی خوف کے باعث میرا ساتھ چھوڑ دیا۔اس میں پیش کردہ مناظر کو دل تھام کر پڑھیے ہے۔اس کو تحریر کرتے وقت میرے اندر خوف کی لہر سی اٹھی پھر اپنے قلم ۔پر گرفت مضبوط کرتے اپنے خیالات کو ایک صفحہ پر اتارا

....

ایک اندھیرے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے ہاتھ پر ایک کالا دھاگہ لپیٹ رہا تھا۔ یہ نئے چاند کی پہلی رات تھی۔ قریب رات کے اڑھائی کا وقت ہو رہا تھا۔ اپنی جیب سے لائٹر نکالے اس نے سامنے رکھی موم بتی کو ہلکا اوپر اٹھایا اور اسے روشن کیا۔ واپس رکھتے اس نے اسی کالے دھاگے کو اپنی انگلیوں کی گرد لپیٹنا شروع کر دیا۔ یہ منظر کچھ پراسرار معلوم ہو رہا تھا۔ کمرے میں ہوا کا رخ نہ ہونے کے باوجود اس میں لگے پردوں میں ہل چل تھی۔ یک دم موم بتی کی شمع مدہم ہوئی۔ اس نے اپنی پلکیں ہلکی رفتار سے اوپر کو اٹھائی۔ آئینے میں دیکھے وہ مسکرایا، اسے کسی کے وجود کے موجودگی کا احساس ہونے لگا۔ واپس سے اس نے وہی سیاہ دھاگہ لپیٹنا شروع کیا۔ گیارویں مرتبہ جب اس نے اس دھاگے کو لپیٹنا چاہا تو پیچھے رکھے پلنگ کے ہمراہ سائیڈ ٹیبل سے شیشے کا گلاز مین سے ٹکرا کر کرچی کرچی ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایک مسرت سی ابھری۔ اس نے اپنا ادھورا کام جاری رکھا۔ ٹیبل پر رکھے اسی لائٹر سے اس دھاگے کی دونوں اطراف کو سیکھ دی م۔ اب وہ ایک نہیں بلکہ

ایک جیسے دو گیارہ سیاہ دھاگے تھے۔ جسے لے کر وہ دہر کی جانب بڑھا۔ دروازہ کھلنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ یوں جیسے صدیوں سے بند پڑا ہو۔ وہ خوفزدہ نہیں تھا بلکہ پھر سے خوشی کی لہر اس کے چہرے پر نمودار ہوئی۔ تین مرتبہ دستک دینے کے بعد دروازہ خود بخود اس کے استقبال کے لیے کھل گیا۔ اس وقت کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی تھی۔ یقیناً کوئی اور وہاں موجود ہوتا تو یہ خاموشی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی۔ اپنے قدم باہر کی جانب بڑھاتے وہ خوش تھا کہ یک دم کچھ کمرے میں لگی موم بتی کی شمع اس میں مدہم ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ کر کے بجھنے کے مراحل کو ڈھونڈنے لگی۔ اور پھر وہی ہوا جو صدیوں سے ہوتا رہا ہے۔ اس کمرے میں لگے ۔۔۔بلب میں روشنیمیں روشنی نمودار ہو گئی اور پھر گر چکنا چور ہو گیا

وہ منظر اس قدر دل دہلا دینے والا تھا کہ اگر کوئی اور اس کی جگہ ہوتا تو یقیناً اس کا کلیجہ منہ کو آ جاتا."

www.novelsclubb.com

صبح قریب 11 کا وقت تھا جب قدیر سلیمان اپنے کمرے باہر نکلا۔اس کا چہرہ خاصا جھلسا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔یوں جیسے وہ خوفناک حادثے سے دوچار ہوا ہو۔ہاتھ پر پڑے رگڑ کے نشان، دوسرے ہاتھ میں گہرے کٹ واضح ہو رہے تھے جیسے کوئی نوکدار چیز آر پار ہو گئی۔باہر کی جانب بعد آتے اس نے سامنے رکھے جوتے پہنے اور ۔پھر اپنے موبائل پر آئے میسج کو دیکھا

"۔آج نئے چاند کی پہلی رات ہے "

اس نے موبائل پر جنتری نکال کر دیکھا تو آج واقع ہی وہ دن تھا جس کا اسے انتظار ۔تھا۔پھر سے اس کا موبائل بجا

"۔مجھے ہر حال میں اپنے کام کو اختتام تک پہنچانا ہے۔اور صبر کی امید مت رکھنا "

۔انگلیوں کی پوروں سے کچھ ٹائپ کر رہا تھا

۔تمہارا انتظار ختم ہوا۔"موبائل جیب میں ڈالے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا "

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••

رات کے قریب دو کا وقت تھا جب قدیر سلیمان اپنے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ سنسان سڑک پر گاڑی چلاتے اس نے دائیں جانب دیکھا۔ قریب کسی سفید روشنی سی محسوس ہوئی۔ اس کا دھیان اسی طرف تھا کہ یکدم اس نے بریک لگا دی۔ فوری بریک لگانے کے باعث وہ چکر کھا کر آگے کو گرا۔ خود کو سنبھالتے گاڑی کا دروازہ کھولا اس نے باہر قدم رکھا۔ چاروں طرف گھنے درخت تھے۔ آس پاس کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ فلک پر تاروں کا ہجوم بھی غائب تھا۔ بس مہتاب کی آتی مدھم روشنی نظر آرہی تھی۔ وہ سیدھی جاتی اس سنسان سڑک کے بیچ و بیچ میں کھڑا تھا۔ 20 منٹ تک اسے اسی طرح چلنا تھا۔

گاڑی کی جانب بڑھا تو دروازہ کھولے بیک سیٹ پر اب پڑا سامان اٹھایا۔ چلتے چلتے اس نے اسی سامان سے پنڈول کا خاکی لفافہ نکالا۔ ساتھ چند کیلیں اور دو پتلے جو کہ عموماً عامل کے پاس موجود ہوتی ہیں۔ ایک ہاتھ میں پکڑے پنڈول کے خاکی لفافے کو

اس نے ذرا سا پھاڑ کر نیچے کی طرف گرایا۔دوسری طرف انہی پتلوں میں دل کے اطراف میں دو کیلیں ضبط کر دی اور پھر وہ آگے کو بڑھا۔پنڈول سے کھنچتی ایک لکیر جو سیدھی سڑک پر واضح ہو رہی تھی۔20منٹ تک چلتے رہنے کے قریب سامنے ۔زمین پر گرڑے بورڈ کو دیکھا تو اس کے دل کو سکون ملا

"عوامی قبرستان"

"صبح سے شام پانچ تک "

اس نے اسے نظر انداز کیا اور دروازہ کھولے اندر داخل ہو گیا۔جبکہ بورڈ کے نیچے بھی درج تھا جس کو یقینا

۔اس نے پڑھنے کی زحمت نہیں کی ہو گی

"۔رات کو آنے سے گریز کریں "

www.novelsclubb.com

اندر داخل ہوتے اس نے سامنے منظر کو دیکھا۔خاموش لیکن پر اسرار۔۔۔دل کے چھپے آسیب کو جھکانے والا۔ برگد کے پیڑوں کو دیکھ کر ذہن خود ہی ایک عجیب خاکہ بنالیتا۔چند ماربل لگی قبریں اور باقی کچی قبریں۔قبرستان پرانا ہونے کے باعث خاصا خوفناک معلوم ہو رہا تھا۔

فلک پر چھائی کالی گھٹائیں، باز کی آوازیں اور ساتھ ہی ساتھ پتوں کی حل چل اس منظر کو مزید ڈراؤنا بنانے میں اپنا کردار باخوبی نبھا رہے تھے۔اس نے آہستگی سے اپنے قدم رکھنا شروع کیے۔سامنے ایک کچی قبر کو دیکھے وہ ٹھہر سا گیا۔پیچھے ایک لفافہ پڑا تھا۔سیاہ گٹھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں پکڑے پتلے کو اس نے گھٹی کے پاس رکھا اور اسے کھولنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کو لے کر گیا کہ یکدم اس کے چہرے پر ایک مسکان آئی۔ایک معصوم بچہ ننھی ننھی آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔یقیناً اس بند گھٹی کے باعث اس کا دم گھٹ رہا تھا۔اس نے پھر سے بند کردیا۔

اپنے قدم مزید اگے بڑھاتے اس کے لیے اتنا تیار تھا ایک خبر خود ہی ہوئی تھی جس کے چاروں اطراف میں موم بتی ضبط تھی۔ جیب سے لائٹر نکالے اس نے اسے روشن کرنا شروع کیا اور اس قبر میں جا کر بیٹھ گیا۔ انکھیں بند کیے اس کے لبوں سے اے شیاطین کے سردار میری مدد کر"۔ وہ مدد کی" الفاظ نکلنا شروع ہو گئے درخواست کر رہا تھا۔ ''شیاطین کے سردار تو ہی ہے۔ میرا مددگار'' وہ بار بار مدد مانگ رہا تھا۔ ''اپنی موجودگی کا احساس دلا، میری مدد کر'' وہ مدد چاہتا تھا یہ کہ یکدم کچھ ہوا کسی کی موجودگی کے احساس نے اس کی روح جکڑ لی. ہواؤں کا رخ تیز ہوا۔ موم بتی کی شمع بوجھنے لگی۔ اس کے الگ سے آتی آواز بلند ہوئی۔ چہرے کی مسکراہٹ بواضع ہوئی اور پھر سب ٹھہر سا گیا۔ وہ اٹھا اور چل کر اس معصوم بچے کی طرف گیا۔ اپنی جیب سے چاکو نکالا۔ اس نے اس کی گردن کے قریب کیا اور پھر ۔اس کا چاکو آر پار ہو گیا

www.novelsclubb.com

یہ خون اس دنیا کی سب سے پسندیدہ چیز ہے اس کی لذت کے جادو کا کوئی مقابلہ ‘‘
’’ نہیں کر سکتا

اور پھر اس سے یہ بات

۔ثابت ہوئی شیاطین سے تبادلے کا مطلب لہو ہے

......

فلک پر چھائی کالی گھٹائیں اور اسرار منظر کی رونق بڑھا رہی تھی۔ سنسان علاقے میں ایک گھر واقع تھا۔ جس کی دہشت پورے علاقے میں مقبول تھی۔ کھڑکیاں بجنے اور دروازوں پر دستک کی آوازیں گونجنے لگتی تھی۔ آس پاس کے رہائشی اس بات سے بے حد پریشان تھے کہ وہاں ان دیکھی مخلوق نے بسیرا کر رکھا ہے۔

معصوم بچوں کی بھلبھلانے کی آوازوں نے اپناڈ نکا بٹھار کھا تھا۔زمر اور اس کا ہم جماعت اسی سنسان حویلی کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔چاروں طرف ایک ویرانی تھی۔دور دور کوئی ادم ذات نظر نہیں ارہا تھا یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے صحرا ۔میں یادم کوئی گھر رونما ہو گیا ہو

شاید یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی۔اپنے قدم بڑھاتے ان کا دل ایک لمحے کے لیے بند سا ہو گیا۔پھر دروازے کو لات مار کر دونوں اندر داخل ہوئے۔اندر کی حالت کو دیکھ کر یوں لگتا جیسے برسوں سے کوئی آنے جانے والا نہ ہو۔زور سے دروازہ بند ہونے کی آواز ائی تو دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دونوں فوراً دروازے کی طرف بھاگے۔زور زور سے دروازہ پیٹنے لگے۔ہمیں جانے دو تمہیں خدا کا .واسطہ ہے اور ہمیں جانے دو

دونوں ایک لمحے کو پیچھے مڑ کر دیکھتے پھر واپس سے دستک دیتے ہوئے دونوں ہی خوفزدہ تھے کہ اب ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔بجلی بھجنے لگی،ہواؤں نے اپنا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رخ اس طرف کیا پھر یکدم کسی کی چیخ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ دونوں نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ دیے یہ چیخ اس قدر خوفزدہ کر دینے والے تھی کہ دونوں خوف کے مارے ایک کونے میں بیٹھ گئے چیخ کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ دروازے کے سامنے گھر میں اس وقت بڑا کانچ کا ٹیبل گر کر چکنا چور ہو گیا۔ یہ منظر ختم ہونے کو تھا کہ زمر کے نتھوں سے ایک بو ٹکرائی لوگوں سے سنا تھا کہ اگر بلاوجہ بو آنے لگے تو سمجھ جانا کہ آسیب کے قبضے میں قدم رکھ چکے ہیں۔

زمر مسلمان تھا لیکن اس کا ایمان اس وقت اتنا ہی کمزور ہو چکا تھا جتنا اس کا باپ اس کے باپ کا کالا علم کرنے کا وقت تھا۔ اس کی عقل میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ یہاں سے زندہ کیسے بچ کر جایا جائے وہ ابھی فائز کو ساتھ رکھے کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ فارس نے اپنا ہاتھ اس کے گلے کے قریب کیا اور اپنی گرفت مضبوط کی وہ ٹھٹھر سا گیا۔

چھوڑو مجھے۔

۔بمشکل اس کے حلق سے یہ دو الفاظ ادا ہوئے تھے

۔قاتل ہو

فارس کی آواز بھاری ہوئی یوں معلوم ہی نہیں

۔ہو رہا تھا کہ وہ فارس ہے

تم نے اور تمہارے نے قتل کیا ہے میرے بچوں کا۔اسی وقت اس کی گرفت اس

۔قدر مضبوط ہو چکی تھی کہ اس کا بدن اب نیلا پڑنا شروع ہو گیا تھا

۔۔۔تم نے مارا ہے میرے بچوں کو۔تم نے مجھے قید کر کے رکھا۔اور پھر

اور پھر فارس کا بدن دیکھتے ہی دیکھتے وجود کے قبضے سے آزاد ہوا اور زمین پر گر پڑا۔

گرنے کا باعث اس کے ہاتھ کی گرفت سے زمر بھی آزاد ہو گیا اور وہ خود بھی چکرا

۔کر زمین پر گر پڑا

oooooooooo

صبح قریب 5 کا وقت تھا جب زمر اپنے گھر پہنچا۔سامنے دیکھا تو قدیر سلیمان پہلے سے ہی اس کے انتظار میں تھا۔

وہ سہم گیا تھا قریب آیا تو ایک لمحہ کے لئے اپنے باپ کی آنکھوں کی دہشت دیکھ کر ٹھٹھر سا گیا۔

تم کیاں تھے؟

وہ خاموش تھا۔اس کے ذہن میں بہت سے سوالات گردش کر رہے تھے جن کے جوابات کا وہ منتظر تھا۔

"تم اس علاقے میں کیا کر رہے تھے"؟

وہ حیران تھا۔اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔۔

تمھارے جوتے پر لگی یہ گیلی مٹی۔۔۔اس مٹی کی مہک کی پہچان ہے مجھے۔۔۔

اس نے فوراً اپنے جوتے کی طرف دیکھا۔اپنا گلہ کھنکھارتے وہ دو قدم آگے کو بڑھا۔

موقلین کی مدد سے معصوم لوگوں کو موت کے منہ تک پہنچانا، کیا یہی سکھائیں

"گے مجھے بھی

---قدیر سلیمان کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے

----تمھیں اس علم کو سیکھنا ہے

-میں نہیں بن سکتا آپ کی طرح--ایک قاتل جو معصوم جانوں کا دشمن ہے''

قدیر سلیمان نے کھینچ کر ایک زوردار تھپڑ زمر کے چہرے پر رسید کیا-اور اسے

--گریبان سے پکڑا

---یہاں سے باہر نکلنے کی جرات بھی نہیں کرنا

زمر پریشان تھا-کئی خوف تھا جو اس کے دل کے قفل کی جالی کو لگنے سے روک رہا

--تھا

؟کیا شیاطین کی مدد لینا شرک ہے

زمر پریشانی کے عالم میں سوال پر سوال کیے جا رہا تھا۔اس کی زبان سے اس کے الفاظ کی ادائیگی نہیں ہو رہی تھی۔۔

اسلام میں کسی اور سے مدد مانگنا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔کسی دوسرے کو معبود بنانا کفر کی نشانی ہے۔۔"

وہ اس کی بات کو سمجھ رہا تھا۔۔۔

تو میرا باپ ایک گناہ گار انسان ہے۔اس کے کفر کیا۔اللہ کے ہاں شرک کیا۔

وہ تھوڑا ٹھہرا اور پھر سے حسن لغاری کی طرف متوجہ ہوا۔

؟اسلام کیا کہتا ہے اس بارے میں

لغاری صاحب اس کے اس سوال سے متاثر ہوئے بغیر بھی نہ رہ سکے اور حیران بھی ہو رہے تھے کہ کالا علم رکھنے والے شخص کا بیٹا آج اسلام کی محفل میں بیٹھا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔ہم اسے سحر کا نام دیتے ہیں۔شیطانی طاقتوں کی مدد سے وہ کام سرانجام دیتا

۔۔۔جو منظر عام پر کرنا ممکن نہیں

؟کیا اسلام میں یہ سب جائز ہے

۔۔ نہیں۔ہر گز نہیں

۔۔۔قرآن مجید میں ارشاد ہے

۔ومن شر النفثت فی العقد ٥

۔۔اور گرہ(لگا کران) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی

www.novelsclubb.com

اسلام تو یہ بھی کہتا ہے کہ یہ علم رکھنے والے شخص کا داخلہ جنت میں نہیں ہو گا

کیونکہ اس شخص نے نا صرف شرک کیا بلکہ مخلوق کا نقصان بھی کیا جو کہ اس کے

"۔۔خالق کو بالکل بھی پسند نہیں

زمر کو یہ باتیں اچھی لگ رہی تھیں۔اس کے باپ نے کبھی اسلام کی کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ وہ اسے ہر وقت کمرے میں قید کر کے تاریک راتوں کے آسیب کو غور و فکر کرنے کی تلقین کرتا رہتا تھا۔۔۔

کیا اسلام میں موقلین کو قید کرنا جائز ہے؟

نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ حضرت سلیمان کے دور میں لوگ ان کے جادو کے پیچھے تھے۔۔

بلکہ یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی تھے جو بابل شہر میں ہاروت ماروت کے پاس تھا۔۔

چنانچہ انسان جب تک خود کوئی غلط کام کی طرف مائل نہیں ہوتا تب تک وہ جائز چیزوں سے متاثر رہتا ہے۔۔

زمر نے پھر سے اپنے لب کھولے۔۔۔

کیا عالم کے پاس اختیار ہوتا ہے موقلین کو غلام بنا کر رکھنے کا یا آرڈر کرنے کا؟۔۔۔

عموماً چلا کاٹنے کے بعد اگر کوئی بچ جائے اور پھر وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس سے جنات کی حاضری ہو جائے۔۔تو یقیناً وہ اس بات پر اختیار رکھتا ہے کہ خواہ قول و قرار کر دے یا خواہ اسے قتل کر دے۔۔"

۔۔۔زمر نے پھر سے اگلا سوال ان کے سامنے پیش کیا

۔۔۔کیا موقلین بدلہ لیتے ہیں۔۔۔؟وہ اس سوال کے جواب کا منتظر تھا

ہاں! موقلین اپنا بدلہ نہیں بھولتے۔وہ پیچھا کرتے ہیں اور اس وقت تک کہ انہیں انصاف نہ مل جائے۔۔"

جنات کی فطرت آتشی ہے۔۔جب تک کوئی انہیں نقصان نہ پہنچائے وہ بھی کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔۔"

؟کیا آپ کو شمبورش کا علم ہے

۔۔۔اس کے اس سوال پر حسن لغاری تھوڑا حیران ہوئے

۔۔۔؟تمھیں اس سب کا کیسے پتا

۔۔۔میں نے اپنے بابا کے منہ سے یہ نام سنا تھا

۔۔تمھارا باپ ایک عالم ہے ؟۔اس نے ہاں میں جواب دیا

شمبورش ایک موقل ہے۔۔ایک شیطانی طاقت جس سے روحانی علم میں کام لیے

۔۔جاتے ہیں

لورقان،زوبعت، میمون،الاحصر۔۔۔یہ سب موقلین ہیں جن سے کام لیا جاتا

۔۔۔ہے

یاد رکھو بچے اسلام تو فرعون نے بھی قبول کیا تھا لیکن اس کا کوئی فایدہ نہیں۔۔آج بھی اس دنیا میں بہت سے فرعون زندہ ہیں لیکن تم ان میں سے نہیں ہو۔۔

تمھارے پاس عقل وشعور ہے اپنے باپ کے نقش قدم پر مت چلنا۔اس جیسا بننا

۔۔تمھاری زندگی کی منزل نہیں

زمر کو ان کی باتیں بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔اب وہ ہر روز حسن لغاری کے پاس جانے لگا تھا۔۔اسلام سے رفاقت حاصل ہو گئی تھی۔۔اور پھر اس نے حسن لغاری ۔۔۔سے اچانک سوال کیا

؟..کیا عالم کے مرنے سے اس کا علم بھی مر جاتا ہے

نہیں جب تک یہ عالم کسی اور کے پاس نہ جائے اس کی سانسیں اٹک جاتی ہیں۔۔۔اور آخری وقت تک اٹکی رہتی ہیں اور آخر کار سسک کر وہ موت کے منہ ۔۔۔تک تک جا پہنچتا ہے

۔۔۔اور پھر ہوا بھی کچھ یوں ہی

ہفتہ بعد قدیر سلیمان ہسپتال کے بستر سے لگا زمر کو پکار رہا تھا۔۔زمر اس کے قریب کھڑے جانتا تھا وہ کس تکلیف سے گزر رہا ہے۔۔اور اس کی جان کس وجہ ۔۔۔سے اٹکی ہوئی ہے

"۔۔ہاتھ دو اپنا۔۔" وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا

زمر قریب آیا۔۔اس نے اپنا ہاتھ اپنے باپ کے ہاتھ میں دیا۔۔ لیکن جادو کا کوئی

۔۔اثر نہ ہوا

۔۔۔اب وہ زمر زمر نہیں اسلام کی منزل تک پہنچنے والا ایک مسافر تھا

جب تک اس کا علم کسی دوسرے کے پاس نہیں جاتا اس کی سانسیں اٹک جاتی ہیں

۔۔

یہ الفاظ بار بار اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔ تبھی یکدم دروازہ کھلا اور

فارس اندر داخل ہوا۔۔فارس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی کٹی ہوئی تھی۔۔یوں

۔۔ جیسے جان بوجھ کر اسے الگ کیا ہو

۔۔۔ تمھارے ہاتھ کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟ زمر نے سوال کیا

۔۔۔شیاطین سے تبادلے کا مطلب لہو ہے

یہ الفاظ ایک ایک کر کے اسے پھر سے سنائی دے رہے تھے۔۔ کہ اب وہ قدیر سلیمان کی جانب متوجہ ہوا۔۔ فارس کے قریب آتے ہی قدیر سلیمان کی زندگی ۔۔۔۔ختم ہو گئی تھی۔۔ وہ چلا گیا تھا

۔

۔

۔

۔

۔۔ایک فرعون تباہی ڈال کر اس دنیا سے چلا گیا تھا

۔۔ زمر خوش تھا اور پھر وہ دروازہ کھولے باہر کو بڑھا۔۔ وہ سب کچھ چھوڑ چکا تھا

اس اندھیرے کمرے کو اپنے باپ کو اور سب سے بڑھ کر اپنے باپ کو۔۔۔اب کچھ تھا اس کے پاس تو اس ذات کا سہارا جس کا اسے یقین تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ ۔۔۔اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا

- ختم شد

www.novelsclubb.com